کرواتے اور کہتے: ''اے اللہ! ہم نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ان کے ذریعے سے بارش کی دعا کروایا کرتے تھے، تو تو ہم پر بارش برسا دیا کرتا تھا۔ اب ہم نبی کریم ﷺ کے چچا کو واسطہ بنا رہے ہیں، ہم پر بارش برسا۔ راوی حدیث بیان فرماتے ہیں اور پھر واقعتاً بارش ہوئی۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنانا دراصل ان سے دعا کروانا ہے۔ جیسا کہ دوسری روایات میں صراحتاً ذکر ہے، جنہیں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری کتاب الاستسقاء میں اس حدیث کی شرح کے دوران لکھا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دعا کے لیے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمانا رسول اللہ ﷺ سے ان کی رشتے داری کی وجہ سے تھا۔ تبھی تو دعا میں ان کا نام لینے کی بجائے ''نبی کریم کا چچا'' کہا اور یہ بات کسے معلوم نہیں کہ علی رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ سے بہر صورت افضل تھے۔ مگر اس کے باوجود ان سے دعا نہیں کروائی، کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رشتہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب تھے، اگرچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی وراثت تقسیم ہوتی تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے مقدم ہوتے، کیونکہ آپ کا فرمان ہے:

((اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا ، فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)) [1]

''وراثت سب سے پہلے ان لوگوں کو دو جن کے حصے مقرر ہیں۔ پھر جو بچ جائے وہ قریب ترین مرد کو دے دو۔''

صحیحین میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

---

[1] صحيح البخاري، باب ميراث الولد من أبيه وأمه، ح: ٦٧٣٢، وصحيح مسلم، الفرائض، باب الحقوا الفرائض بأهلها...... ح: ١٦١٥.

((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ)) ❶

''تمہیں معلوم نہیں کہ چچا باپ کے مرتبے میں ہوتا ہے۔''

تفسیر ابن کثیر میں سورۂ شوریٰ کی آیات کی تفسیر میں مرقوم ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لإِسْلَامُكَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ لَوْ أَسْلَمَ، لِأَنَّ إِسْلَامَكَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ)) ❶

''اللہ کی قسم! آپ کے اسلام لانے سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر میرے والد خطاب مسلمان ہو جاتے تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپ کا اسلام لانا خطاب کے اسلام لانے سے زیادہ عزیز تھا۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب ''اقتضاء الصراط المستقیم'' میں مذکور ہے:

((إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَمَّا وَضَعَ دِيْوَانَ الْعَطَاءِ كَتَبَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ أَنْسَابِهِمْ، فَبَدَأَ بِأَقْرَبِهِمْ نَسَبًا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا انْقَضَتِ الْعَرَبُ ذَكَرَ الْعَجَمَ، هٰكَذَا كَانَ الدِّيْوَانُ عَلَى عَهْدِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ، وَسَائِرِ الْخُلَفَاءِ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَوَلَدِ الْعَبَّاسِ إِلَى أَنْ تَغَيَّرَ الْأَمْرُ بَعْدَ ذٰلِكَ)) ❷

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب وظائف کا رجسٹر تیار کیا تو لوگوں کے نام ان کے نسب کے لحاظ سے لکھے۔ سب سے پہلے ان حضرات کے نام لکھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریبی رشتہ داری رکھتے تھے۔ جب عربوں کے نام لکھے جا چکے تو پھر عجمیوں

---

❶ صحيح مسلم، الزكاة، باب في تقديم الزكاة ومنعها، ح: ٩٨٣، ومسند أحمد: ٣٢٣/٢، واللفظ له.

❷ اقتضاء الصراط المستقيم مخالفة أصحاب الجحيم: ٤٤٦/١.